صبے
مشور محمد

مشور محمدی الٰہی	شایع ہوتا ہے ماہی	انجیل مذبور پر ہوا ختم	صد بار مفخر مباہی
فرمان سلطان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت مشور محمد	توریت و دیگر انجیل برافتاد ز تجیل	چون گشت علم رایت مشور محمد

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ جمادی اول ۹۴ھ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۷۷ع | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار مشور محمد صبے

سالانہ قیمت موصول ڈاک جہ قیمت کل خریدار روانہ پیشگی لیجائیگی بعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط وکتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم ممالک مطبع واخبار مشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماوین

التماس ضروری

مشتریان مشور محمدی کے خدمت مین درباب ارسال قیمت اخبار کئے مرتبہ التماس کرتے کرتے تھک گئے پر وے صاحبان ایسی کم توجہی و تغافلی کو کام فرمائے کہ قیمت اخبار نہین روانہ کئے چلے آرہے دو دو تین تین سال کی قیمت باقی ہی وے بھی ایسے انجان ہوگئے کہ ہمارے اس التماس کو دیکھتے ہی نہین۔ اب پھر ہم گذارش کرتے ہین کہ تمام باقیدار صاحبان بہت جلد قیمت پیشگی و بقایا بیباق فرمائین اور نیز وہ صاحبان بھی جو مدام قیمت پیشگی و عطیہ بلا طلب عنایت فرمایا کرتے ہین توجہ مبذول رکھین تاکہ مطبع کا کام چلتا رہے

نامہ نگارون اور مضامین نویسونکی خدمت عالیہ مین التماس

جن صاحبونکو مشور محمدی کی خریداری منظور ہو اور مضامین نویسی کا شوق ہو انکو چاہئے کہ اپنا نام و نام شہر و مضامین وغیرہ بالخط صاف تحریر فرماکر ہمارے مطبع کو روانہ فرماوین فوراً التعمیل اسکی وقوع مین آویگی والا اذا اسکی تعمیل غیر ممکن ہی بہت سے خطوط و مضامین ایسے زشت خط سے ناظم مشور محمدی کے نام آتے ہین کہ اصلا پڑھا نہین جاتا نہ نام شہر وغیرہ معلوم جب ایسے خطوط و مضامین نامہ نگارون سے آوین تو کیونکر انکے نام پر اخبار روانہ ہوسکیگا اور مضامین درج ہونگے فقط

توپون سے جہاز کا اڑایا جانا ممکن نہین
ہان شاید بذریعہ ترپیدو کے یعنے اس آلہ سے جسمین بارود
وغیرہ بھری جاکر سمندر کی تہ مین رکھا جاتا ہی۔ جہاز مذکور کا
بسبب غفلت کے اڑایا جانا ممکن ہے۔ ابریلو نامی مقام ہمارے
نقشہ جنگ مین گلاٹس کے نیچے ریل پر بریلو کے نام سے لکھا
ہوا ہی اس مقام کو ابریلو کرکے بولتے ہین۔

لندن ۱۲ مے۔ رویٹر کے مراسلہ نگار بخ مقیمہ ارض روم
کی تاریخون نے ایسا معلوم کرایا ہی کہ روسی فوج کو جو
میدان واقع کارس مین خیمہ زن ہی رسد ملنا مشکل ہوگیا
ہی اور اسی سبب سے اسکی پیشقدمی رک گئی ہی۔

احمد مختار پاشا مغالی دراغ مین ایک مقام پر قابض ہین
جہان روسی کا قبضہ ہونا ناممکن ہے۔ شمس الاخبار مدراس

مسلمانان روس پر روس کا ظلم

صاحب راقم الجوانب تحریر کرتے ہین کہ بڑے تعجب کی بات
ہی کہ ہمارے بھائی مسلمان جو تابع حکومت روس اور اسکے
رعیت ہین اور ممالک روس کے مختلف مواضعات مین رہکر
کاشتکاری کرتے ہین اونکے احوال پر آجتک کسی نے غور
نہین کیا اور نہ کسی نے اون کی کیفیت بیان کی کہ اونپر زمان
کیا گذرتی ہی اور حکومت روس کی سختی اور ظلم اوسکے عمال
وحکام کا اون لوگون پر کس طرح کا ہی بعضے مسافر لوگ
انگریزون اور جرمن والون مین سے جو کہ بڑے شہرون مین
روس کے مثل ماسکو وسینٹ پیٹرزبرگ واوڈیسہ وارسا
کے جاتے ہین وہ لوگ ان غریبون کا احوال دیکھکر آتے ہین
اور کبھی کبھی بیان کرجاتے ہین اور ان شہرون مین احکامات واسطے
اجنبیون کے مختلف ہین بہ نسبت احکامات مواضعات کاشتکارون
کے کہ وہان عادلہ مستقیمہ ہین اور جو شہر کہ ان مین کاشتکار رہتے
ہین اکثر تنگ حال ہین اور کوئی اجنبی شخص وہان نہین جاتا اور
باشندے اون شہرون کے غلیظ طبع ومتعصب ہین اور اپنے
غیر جنس آدمی سے بہت نفرت رکھتے ہین اور کوئی نہین جانتا
کہ اون شہرون مین کیا کچھ ظلم وتعدی ہوتی ہی اور سوائے اللہ
تعالی جلشانہ کے کوئی واقف نہین ہی کہ وہان افعال مغائرہ
مقتضیات تمدن وانسانیت کے کیا کیا ظاہر ہوا کرتے ہین اور کیا
کچھ خراب حالت وہان کے غربا ؤن کی ہی اور یہہ کاشتکار
وباشندگان وہات کچھ تفریق درمیان معتمدین اور وحشیون کے
اور کچھ تمیز درمیان عدل وانصاف وظلم وتعدی کے نہین کرسکتے
اور وہ جانتے ہو دین گے کہ تمام رہنے والے روے زمین کے
ایسے ہی ہونگے اور اون سب کی حالت مثل ہماری حالت کے
ہوگی اور کہان سے اونکو علم وواقفیت حالات سے جہان
کے لوگون کو حاصل ہو اور کیونکر وہ دوسرے آدمیون کا حال
معلوم کرین کہ اونکو لکھنا پڑہنا نہین آتا اور اخبارات سے
واقف نہین اور غیر ملکون کے اخبار وہان نہین آنے پاتے
حکومت سے ممانعت ہی پس وہ جانتے ہین کہ ساری دنیا کے
آدمی ہمارے مانند ہو دینگے۔ اور جو ایک دو شخص لکھے پڑھے
ہوتے ہین وہ حکومت کے تابع ہوتے ہین یا نوکر ہوتے ہین
خلاف مرضی حکومت کے کچھ نہین کرسکتے الحال بعضے قالبان
علم نے البتہ دعوی کیا ہی کہ حقوق رعایا کے حکومت کیا ہین

اور حکومت کے حق رعایا پر کیا ہین سواوسکی معرفت اور شناخت
ہونا چاہئے اور امتیازات رعایا کے عطا ہونا چاہئین اور
اون طالبعلمون نے جب یہہ دعوی کیا تو بہت سے قید کئے
گئے اور بہت سے سایبریا جلا وطن کر دئے گئے یہہ حق
انکا انکو ملا پس اب سب خاموش ہین کوئی دم نہین مارتا
اور جو ظلم اونپر گذرتا ہی سہتے ہین اور ممالک یورپ مین
جب تاریکی جہالت کی چھائی ہوئی تھی تو ایسا ہی حال سب
جگہہ تھا اور کوئی مجلس مشوری کی کسی ملک مین نہ تھی اور جو
کوئی کچہ تعرض کسی امر مین کرتا تھا قید مین ڈالا جاتا تھا اور
سزا دیا جاتا تھا پھر جب نور علم و عرفان کا یورپ مین
چمکا اور تہذیب شایع ہوئی اور ہر ملک مین مجلس شوری مقرر
ہوی اور دوسرے چند قسم کے مجلسین اور جمعیتین رفاہ عام
وغیرہ امور شایستہ کے انتظام و انصرام کے لئے مقرر ہوئین
اور اسباب تمدن اور آزادی کے مہیا ہوے تو پھر ہر ایک
کا انصاف ہونے لگا اور ہر کوئی اپنے حق کو پہونچنے لگا
اور کسی پر بلا روبکاری عدالت کے اور تحقیقات اور
محاکمہ کے سزا نہین ہوتی پس اسی لئے ہم کہتے ہین کہ
روس کی سلطنت مجالس شوری سے خالی ہی اور جیسا
کہ آجکل ممالک متمدنہ مین مجلسین ہین ویسی وہان نہین ہین
اور شخصی حکومت ہی اور رعیت اوسکے بطور وحشیون کے
زندگی کرتے ہین اور مجلس شوری سے مراد وہ مجلس ہے
کہ اسمین نمائندان رعایا جمع ہوتے ہین اور انتخاب اونکا
اہالی بلاد کی طرف سے ہوتا ہی نہ وہ مجلسین کہ جن مین
امیران عظام و دولتمندان جمع ہوتے ہین تو روس مین امیرون
کی مجلسین ہین اور وہ غریب رعایا کی کچہ پروا نہین کرتے بلکہ
بادشاہ کی رضامندی چاہتے ہین اور جو کچہ حاکم کہتا ہی اور
کرتا ہی اوسیکو وہ اہل مجلس کہتے ہین کہ رائے صواب یہی
ہی اور کوئی مخالفت حاکم کی نہین کرتے پا تا پس عدم وجود
ایسی مجالس کا برابر ہی کیونکہ اوس سے کچہ فائدہ و راحت
عام کو نہین حاصل ہوتی بلکہ وہ کفایت ہی اثبات ظلم سے
والیان کی رائے مجمع علیہ کے ساتہ اور کوئی فرقہ رعیت
کا اپنے حاکم کے ظلمونکی شکایت کسی اعلی درجہ کے حاکم کے
پاس سوائے اللہ تعالی کے نہین کر سکتا اور بعضے شہرون اور
بعضے مملکون مین بعضے حاکم اچھے بھی ہین اور عدل و انصاف
کرتے ہین تو یہہ اون مقامون مین کہ جہان اجنبی لوگون کی
آمد و رفت کثرت سے ہی اور باقی ملک مین رعایا کو کچہ بھی
آزادی نہین ہی پس حاصل مطلب اس تحریر سے یہہ ہی کہ
جبکہ خود روس کے ملک مین یہہ حال رعایا کا ہی تو کوئی بادشاہ
یا اور کوئی برا عقلمند صاحب وجاہت یورپ کا روس کو
نہین کہتا کہ تم اپنے عیب کا تو پہلے بندوبست کرو اور اپنی
رعیت پر ظلم جو ہوتا ہی پہلے اوسکو دفع کرو پھر سلطنت
عثمانیہ کی قوم سلاو و نصاری رعیت کی ہمدردی و خیر خواہی
کرنی تو ایک بات ہی چنانچہ ایک روسی معلم نے کہ پہلے
ایک کمپنی کے مکتب مین مدرس تھا اور مقام جلنوا مین رہتا
تھا اور نام اوسکا دراغوماتوف ہی لکھتا ہی کہ قبل اسکے
کہ روسی واسطے جنگ کرنیکے ترکون سے جاوین اور آزادی

قوم سلاد رعایاے نصاری تابع سلطنت علیہ کو دلادین تو لازم ہی انکو کہ خاص اپنی ذات کے لئے آزادی حاصل کرلین اور اپنے رعیت کو آزاد کردین اور انکو خوش کردین یہہ کہنا اوس مدرس کا حق ہی مگر عجیب بات ہی کہ تمام یورپ والے صرف ایک روس ہی کے ہم صفیر ہو رہے ہین اور دولت علیہ کو بدنام کرتے ہین تو یہہ اونکا سراسر ظلم ہی فقط

از شمس الاخبار مدراس نمبر ۲ جلد ۱۹

ایران و روس

شاہ فارس اور اہالیان روس کے فیمابین سازش ہوی ہی شاہ ایران نے شاہ صدر کو اپنے صفیر کے معرفت سے یہہ اطلاع دی ہی کہ اگر تم اس جنگ مین میرے ساتھہ رہوگے تو ہر طور سے تمہاری بھلائی ہوگی وگرنہ تمہین کف افسوس ملنا اور پچتانا پڑیگا اس پیغام کو شاہ ایران بہ کشادہ پیشانی قبول کرلیا لہذا اپنی فوج کی ایک بھاری جماعت روانہ کریگا

روس و رومانیہ

ترکیان رومانیہ کی سڑک آہنی کو تاراج نہ کرسکنے کے واسطے رئیس رومانیہ بہ شراکت اہالیان روس بندوبست کیا ہی اور مشترک مذکور کی طوالت کے متعدد مقامون مین فوج رکھی گئی ہی۔ جریدۂ روزگار مدراس

روس و ترکی

در نیولائین سو کوالف ولایتی سے یہہ واضح ہوا کہ روسیون کو ترکیون سے نہایت حسد اور خصومت ہی اور وے

کفار بے دین یہہ کہتے ہین کہ اقلیم یورپ مین مسلمانون کا رہنا ہرگز مناسب نہین ہمارے آبا و اجداد مجبور و لاچار ہوکر بسبب کم زوری اور ضعف قدرت اور آپسکی نااتفاقی کے ملک کھو دئے لیکن اب ہمین یہہ ضرور ہی کہ اسکو واپس لینے کیواسطے سعی و کوشش عمل مین لاوین اور سرزمین یورپ سے مسلمانون کو نکالین۔ منہ

جنگ روم و روس کا امریکہ کے حق مین مفید ہوا

نیویارک ٹیمس کے مخبر نے یہہ تحریر کیا ہی کہ دوسری فبروری کو فیانی نامی جہازمین جو کہ نیویارک کے جانب سے کرانستاذ روانہ ہوا تھا بہت سے بارود اور فلزی کارطوس کہ جنگی مالیت ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی ہوگی ترک کے استعمال کے واسطے روانہ ہوے اور بذریعہ اگبوت کلان جو کہ ۲ ہزار ٹن کا ہے بندر نیوہیون سے ۲۵۰۰۰ ضرب ہنری ماشنی رائفل اور ۲ کرور کارطوس روانہ کئے گئے کہتے ہین کہ مذکور اسباب کی جملہ قیمت ۸ لاکھ ڈالر سے زاید ہوگی اسکے سوائے سرکار مذکور اور روسیون نے بھی لکھوک ہا روپون کے جنگی ذخیرے کے واسطے فرمایش لکھہ بھیجی۔ منہ

لنڈن ۱۷ منہ روس کے سرکاری کوالیف سے یہہ واضح ہوا کہ ترکی جنگی جہاز مقام (سوکوم) پر گرپ رانی کئے اور زمین پر اپنی فوج کو اوتارنے کوشش کئے مگر کامیاب نہوے اور بہت سے لوگ مقتول ہوے۔ ترکیون کا قول ہی کہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف ناظم و مہتمم کے اہتمام سے چھپا

غزل نعتیہ

محمد وہ شاہ زمین و زمن ہی
سخن مدح اوصاف دامان و دہن ہی
کلام خدا ہی کلام محمد
مسیحا کہوتے ہین بندہ ہزارون
یہہ اشعار زلف معنبر ہی رہبر
ہوا یہہ تبسم ہین اندان سے روشن
وہ ہی بارگاہ محمد کی عظمت
جو نور محمد ہوا جلوہ فرما
خطا ہی جو نسبت دو مشک خطا سے
چراغ حکیمی کی پروانہ خواہش
گرفتار ہی دام حبل و ظلم مین
دکھا راہ اسلام اسکو الٰہی
پھر اجو سیہ رو در احمد ہی سے

کہ عرش خدا جسکا صدر انجمن ہے
خزانہ جواہر کا اپنا دہن ہی
وما ینطق کہنے کسکا سخن ہی
سخن معجزہ ہی کرامت چلن ہی
شب قدر و نوروز جلوہ فگن ہی
پرانوار انجم کی یہہ انجمن ہی
زمین بوس جسکا سپہر کہن ہی
اوسیکا یہہ پرتو زمین و زمن ہی
یہہ مشک ارم کاکل پرشکن ہی
لگی اور ہر شمع سے یان لگن ہی
دل فتنہ ہان اسیر محن ہی
یہہ سرگشتہ دشت شرک عدن ہی
وہ برگشتہ بخت غریب الوطن ہی

مسیح کے مرنے اور تیسرے دن زندہ ہونے پر گفتگو

متی کے ۲۶ باب درس ۲۱ مین ہی اوسوقت سے یسوع اپنے شاگردون کو جتانے لگا کہ مجھے ضرور ہی کہ یروشلم مین جاکر فقیہون سے اور سردار کاہنون اور بزرگون اور فقیہون سے بہت دکھ اوٹھاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اٹھون اور یروشلم مین جاکر فقیہون وغیرہ کے ہاتھ سے دکھ اوٹھانا اور مارے جانا تو صرف فراست اور موقع بینی کی بات تھی کیونکہ ان بزرگون کا مشورہ پہلے ہی سے پختہ ہو چکا تھا کہ مسیح کو گرفتار کرینگے۔ پس یہہ پیشین گوئی نہین اور تیسرے دن جی اٹھنے کا قول اختلافی ہی لائق اعتبار کے نہین کیونکہ برنباس کی انجیل مین لکھا ہی کہ مسیح زندہ اوٹھایا گیا اور یہوداہ اوسکے جگہہ مارا گیا اور مسلمان بھی اسی طرح مانتے ہین اور انجیل کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ صرف اکیدن اور رات مسیح قبر مین رہا چنانچہ انجیلون مین لکھا ہی کہ جمعہ کے روز صلیب دیا گیا اور نوین ساعت مین اوسنے جان دی اور اوسوقت چھٹی ساعت سے نوین ساعت تک جہان مین اندہیرا رہا پھر شام کو یوسف نام ایک شخص نے اوسکی لاش لیکر دفن کردی اگلے دن سبت کا دن تھا اسواسطے اون عورتون نے جو اسکے لئے خوشبو اور عطر تیار کر رہے تھین آرام کیا اور یکشنبہ کے روز علی الصباح قبر پر جاکر دیکھا تو لاش نہین تھی اور قبر خالی تھی۔ پس اسیقدر بات لائق پیشین گوئی کے تھی سو غلط ہی اسواسطے یہہ بھی لائق اعتبار کے نہین ہی باقی مدارج اسکے موقع بینی مین داخل ہین علاوہ برین مسیح کے شاگردون نے قبر خالی دیکھکر گمان کیا کہ شاید اسکو کوئی چورا لے گیا چنانچہ یوحنا کی انجیل باب ۲۰ درس ۲ مین ہی اور لوقا کی باب ۲۴ درس ۱۱ مین ہی کہ حواریون کو اوسکے زندہ ہونے کے باب کہانی سمجھ پڑین پس اونسے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح نے کوئی خبر اونکو تیسرے دن جی اوٹھنے کی نہین دی ہوگی ورنہ سبکے سب عورت مرد کسطرح بھول جاتے۔

۲ ر جناب مسیح کے مرکر زندہ ہونے پر ہم کو ایک

عجیب غریب سمند جناب پادری کریون صاحب ہمم و کوکب ہند لکھنو کی یاد ہی اگر مسیح کا مرکر زندہ ہونا ہی بغرض محال مانا جاوے تو کچھ تعجب اور انوکی بات نہین ہی کیونکہ اور مخلوق بھی مرکر دوبارہ بلکہ لاکھون مرتبہ زندہ ہوسکتی ہی اور انکا مرنا اور زندہ ہونا دور تسلسل رکہتا ہی چنانچہ دیکھو کوکب ہند لکھنو نمبر ۳ جلد ۹ بعنوان ناہنارا و اخبار پانیر راوی ہی کہ اٹھہ یا نو سال کا زمانہ گزرا جب سر جنگ بہادر مرحوم وزیر نیپال نے ایک ولایتی دوست سے تذکرہ بیان کیا تھا کہ ناہنارا و ہماری ظہر دمین زندہ موجود ہی اور کسی وقت مل سکتا ہی۔ یہہ خبر لکھکر اسپر جناب پادری صاحب مہتمم کوکب ہند اپنی رائے ظاہر فرماتے ہین کوکب ہند لوگون نے بارہا اس شخص کو زندہ مشہور کیا اور بارہا مردہ۔ شاید اسمین برساتی حشرات الارض مسیدک وغیرہ کا حوارض ہی کہ کبھی مرگیا کبھی زندہ ہوگیا انتہی اب پادری صاحب کی تحریر مذکورہ بالا سے واضح ہوا کہ جو اشخاص مرکر زندہ مشہور ہوے شاید انمین برساتی حشرات الارض مسیدک وغیرہ حوارض ہوگا جو کبھی مرگئے اور کبھی زندہ ہوگئے۔

علی ہذا اس رائے سے نتیجہ یہہ نکلا کہ جناب مسیح مصلوبی کا مرکر زندہ ہوجانا کچھ عجائبات اور ناممکنات مین داخل نہین ہے کیونکہ یہہ خوبی اونکی حوارض مین داخل ہے اور اونکے مانند اور مخلوقات مین بھی موجود ہی جسکو اس امر کی تسلیم کرنے مین شک و شبہہ ہو پادری کریون صاحب مہتمم کوکب ہند کو رائے سے ہم ۳ بلکہ سپاہیون مین سے ایک نے بھالے سے اوسکی پسلی چھیدی اور فی الفور لہو اور پانی نکلا الخ پس اگر ان آیات کا مطلب مسیح ہی تو صاف ظاہر ہی کہ مردون مین سے چھیدنے سے کبھی لہو نہین نکلا کرتا کیا خوب مصرعہ

صاحب مہتمم کوکب ہند لکھنو سے دریافت فرماکر اپنی تسلی و تشفی کرے پچھلے دنون مین اخبارات کے ذریعہ سے واضح ہوا تھا کہ سمندر مین ایک عجیب المخلوقات جانور ہی اگر اسکے ٹکڑے ٹکڑے کردئے جاوین تو وہ سب ٹکڑے زندہ ہوکر چلنے لگجاتے ہین اور اسی طرح مہاراجہ لندورہ مین برس کے بعد مرکر زندہ ہوگیا ہے ابھی تک اسکا مقدمہ عدالت مین پیش ہی اور حضرت امام ناصر الدین صاحب جنکا مزار جالندہر مین ہی وہ بھی مرکر زندہ ہوگئے تھے پنجاب کے دوآبہ مین انکے ایسے ویسے کرشمے معروف و مشہور ہین۔ پس جب یہہ حال ہی تو جناب مسیح اور ناہنارا و اور مہاراجہ لندورہ اور امام ناصر الدین وغیرہ کا مرکر زندہ ہونا کچھ محالات مین داخل نہین ہوسکتا کیونکہ بقول صاحب کوکب ہند حشرات الارض مسیدک وغیرہ کا حوارض ہے کہ کبھی مرگیا کبھی زندہ ہوگیا۔

۳۔ اناجیل مروجہ حال کے مطالعہ سے روشن ہی کہ جناب مسیح نہین مرے اور وہ زندہ دم بخود صلیب پر لٹکا گئے دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۹ باب ۳۲ درس مین لکھا ہی کہ تب سپاہی آئے اور پہلے کی ٹانگین توڑین اور دوسری کی جو اسکے ساتھ مصلوب ہوا تھا لیکن جب اونہون نے مسیح کے پاس آئے دیکھا کہ مرچکا تو اوسکی ٹانگین نہ توڑین بلکہ سپاہیون مین سے ایک نے بھالے سے اوسکی پسلی چھیدی اور فی الفور لہو اور پانی نکلا الخ پس اگر ان آیات کا مطلب مسیح ہی تو صاف ظاہر ہی کہ مردون مین سے چھیدنے سے کبھی لہو نہین نکلا کرتا کیا خوب مصرعہ

من خوب میشناسم پیرانِ پارسا را ۔ الحاصل مسیح کے
مرنے اور زندہ ہونے کا نقلی اور عقلی کوئی ثبوت نصاریٰ
پاس نہین ہی نصاریٰ کو لازم ہی کہ قرآن مجید مین جو آیا ہی
کہ متوفاہ و ما صلبوہ ولکن شبہ ہم اب اسکی طرف خیال
کرین فقط راقم محمد میرزا موحد

سعادت علی واعظ

عنوان پر جس شخص کا نام لکھا گیا ہی اوسکا ایک خط بنگلور سے
میرے پاس جالندہر مین پہونچا ۔ افسوس واعظ مذکور نے
اپنے نام ونشان کا کچھ پتہ ارقام نکیا محض چراغ والا گھر بتایا اگر وہ
مہربانی کرکے اپنے قیام گاہ سے مطلع کرتے تو بذریعہ اخبار انکی
نامہ کا جواب بیکونہ لکھنا پڑتا خیر آئندہ کو واعظ صاحب براہ راست
عنایت نامہ جالندہر اور میرا نام تحریر فرمایا کرین ۔ واعظ ممدوح
نے اپنے عنایت نامہ مین از روے محبت کے ہمکو ایک بھرا ہم کی
اطلاع کی ہی ابھی ہم اوس امر متنازعہ فیہ کو مصلحۃً بیان نہین
کرسکتے کیونکہ انہون نے فقط بے دلیل اور بغیر اعتراض کے
محض خلاف خلا لکھا ہی مگر ہم اونکے اس امر کے بھی بہت مشکور
ہوے ہین کہ وہ ہمکو بذریعہ مہربانی کے کچھ اعتراض اور نقص
علم کتاب سے جسکی واقفیت کا انہین دعوی ہی لکھکر دکھلاوین
گے تو اوسوقت دیکھا جائیگا ۔ سعدی کا قول ہے ؎

گر نکتہ داں نکتہ بگیرد سخنش صلاح نپذیرد ۔ اعتراض
مین یہہ فائدہ بھی ہی کہ اگر اعتراض بجا ہو تو اپنے عیب اور غلطی
پر خبردار ہوجاتی ہی اور اگر بیجا ہو تو دوسرے کے ذہن اور علم وغیرہ
کا اندازہ معلوم ہوجاتا ہی ۔ پس واعظ مذکور کو لازم ہی کہ
جس امر سے انہون نے شفقت عاجزانہ فرماکر ہمکو مطلع کیا
ہی بہتری اوسکا حسن وقبح اور غلطی اور وہ فتوی جسکا ذکر
انہون نے اپنے خط مین کیا ہی اچھی طرح لکھکر بذریعہ خط کے ہمکو
اپنا ممنون کرینگے اور اگر اونکو کسی حاسد اور کینہ ملا اور جاہل
نے بہکا کر یہہ خط لکھوایا ہی تو انکو چاہئے اوس جاہل کے بات
کو نہ زمین کی نہ آسمان کی سمجھین مگر ہمکو واعظ صاحب ہمیشہ
اپنی مہربانی نامہ سے یاد دشاد فرماتے رہین فقط

ایچ نیاز مند محمد میرزا موحد جالندہر

بیوستا

ہندی مین بیوستا فتوی کو کہتے ہین اب پنڈتون اور
معاونان دینی ہنود سے بیوستا پوچھا جاتا ہی خصوصاً
صاحب رسالہ نیت پرکاش لودیانہ سے کہ اسمی ہیراند
برہمن جالندہری باغوائے پادریان کچھ دنون دین ہنود
سے دست بردار ہوکر مشن مین جا گھسا تھا
اور وہان غیر اشیا خوردنی کا اسنے استعمال
نہین کیا اب وہ توبہ تائب کرکے پھر اپنے مذہب
قدیمی مین داخل ہو چاہتا ہی پس پنڈتان
دین ہنود اور صاحب نیت پرکاش اس
بیوستی کا جواب جواب ارقام فرماکر بندہ
کو مشکور کرین فقط

مستفسر

ہندی پنجاب

اِستِفتاء

بسم الله الرحمن الرحیم

چه میفرمایند علماء دین در اینکه زید مدیون بدیون بشغل تعلیم قرآن و حدیث مشغول بوده فرصت ادای دیون نمی یابد و جائداد و غیره که دارد بقدر وجه کفاف او هم کافی نیست تا باداء دیون چه رسد اگر این زید برای ادای دیون ملازمت امیری مسلم یا غیر مسلم یا کار وکالت و اخبار نویسی اختیار کند جایز است یا نی بینوا توجروا

جواب الحمد لله رب العلمین رب زدنی علما اما اجمالا آنکه تعامل با مخالفان دین اسلام از کفار مشرکین و مجوس و اهل کتاب یهود و نصاری و اهل بدعت و هوا از شیعه و خوارج و جهمیه و معتزله و جبریه و قدریه و من سواهم در بیع و شرے و اجاره و اعاره و کفاله و حواله و وکاله و بعض از قسم شرکت از جنس معاملات و هبه و هدیه و ضیافت و مکالمه و مجالسه از قسم تبرعات ببداهته شرعیته جایز است چه ازین قسم معاملات از رسول خدا صلی الله علیه وسلم و صحابه رضوان الله علیهم با مشرکین و اهل کتاب آن قدر بروایات صحیحه ثابت و مستفیض گشته که استقصاء آن ناممکن است و صحاح بمن مملو از انجمله آنچه بخاری رح از ام المومنین عایشه رضی الله عنها آورده ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری من الیهود طعاما الی اجل و ارتهن منه درعا من حدید ازینجا جواز معامله رهن و کفالت با اهل کتاب استنباط توان کرد و بخاری این را در سند کفیل فی السلم و رهن فی السلم آورده از انجمله آنکه بخاری از ابو هریره رضه در باب اجارات روایت کرده عن ابی هریرة رضه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما بعث الله نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابه و انت فقال نعم کنت ارعاها علی قراریط لاهل مکة یعنی من هم باجرت چند قیراط گوسفندان اهل مکه چرانیدم ازین حدیث جواز اجرت و نوکری کفار مشرکین توان فهمید و از انجمله آنکه هم در بخاریست که رسول خدا صلی الله علیه وسلم و ابو بکر رضه بوقت هجرت در رفتن بغار مردے را از بنی دئیل که از کفار قریش بود اجیر و نوکر داشتند و او را امین دانسته شتران سواری خود باو سپردند ازین قصه اجیر و نوکر گرفتن کافر مشرک جایز توان گفت از انجمله آنکه عبد الرحمن ابن ابی بکر رضه روایت میکند که در سفری از اسفار یکصد و سی مردم همراه رسول خدا صلی الله علیه وسلم بودیم پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم که هر کسی از شما طعامی هست پس نزدیک یکے یک صاع طعام برآمد پس خمیر کرده شد که ناگاه مردی مشرک پراگنده موی طویل قامت گوسفندی همراه خود آورد فقال النبی صلی الله علیه وسلم ببیعا ام عطیة یعنی گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم که این گوسفند بطریق بیع میدهی یا بطریق هبه و عطیه گفت نی بل بطریق بیع میدهم پس خریدار از حضرت صلی الله علیه وسلم الی آخر الحدیث این حدیث در جواز قبول هبه و بیع از مشرک مجهول الحال صریح است از انجمله آنکه امیر المومنین عمر ابن خطاب رضه حله ریشمین که آنحضرت صلی الله علیه وسلم او را عطا فرموده بودند بر ادر خود که مشرک بود بمکه فرستاد رواه البخاری طوالا جواز فرستادن هدیه با اهل قرابت خویش اگرچه مشرک باشد و ساکن دار الحرب ازین حدیث مستخرج است و هم آنچه استعمال آن بمسلم جایز نیست هدیه آن بکافر جایز است از انجمله آنکه اسماء بنت ابی بکر رضه

میگوید که مادر من که مشرکه بود از مکه بهدیه برای ملاقات من آمد پس فتوی پرسیدم از رسول الله صلی الله علیه وسلم که با در خود احسان کنم
قال نعم صلی ائمک بادر خود احسان کن رواه البخاری جواز تبرعات هر قسم بکفار ازین حدیث توان برآورد حضرت ابراهیم علیه السلام
از ملک جبار که کافر بود هاجره ام اسمعیل را هدیه قبول کردند و ابو حمید میگوید که ملک ایله بغله سفید بانحضرت صلی الله علیه وسلم
هدیه کرد و انحضرت صلی الله علیه وسلم او را عوض آن چادر پوشانیدند و جاگیری بر کنار دریا برای او نوشتند کذا فی البخاری.
و معاملهٔ مزارعت رسول الله صلی الله علیه وسلم با یهود خیبر و قصه صلح حدیبیه که شاید این دعوی است در صحاح بشهرت مرویست
حاجت نقل ندارد و ازین احادیث ثابت شد که تعامل با کفار مشرکین و اهل کتاب از بیع و شرے و اجاره و نوکری وغیره بلاشبه
جایز است و با اهل بدعت و هوا که اهل اسلام اند بطریق اولی جایز و مناکحت با اهل بدعت جائز نه بکفار مشرکین و نکاح محصنات
اهل کتاب بحکم نص صریح جایز است این است جواب بطریق اجمال ما تفصیلاً آنکه معاملات این قسم با کفار اهل حرب مشرکین باشند یا
اهل کتاب که جنگ جدال با اهل اسلام دارند و تخریب دین و توهین مسلمین میکوشند و با ذلال کلمة الله همت میگمارند و باضمحلال
مراسم دین و شعائر اسلام سعی بکار میبرند هرگز جایز نیست و هرگونه اعانت ایشان خواه باجرت و نوکری خواه به بیع و شرے
قریب بکفر است نعوذ بالله منها قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء وقال الله تعالی
یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا الیهود والنصاری اولیاء وقال الله تعالی لا یتخذ المؤمنون الکافرین
اولیاء وغیر ذلک من الآیات که در نهی از تولیه با کفار محاربین وارد گشته اما معاهدین و مصالحین که همراه اهل اسلام عهد و مصالحت دارند
و آنانکه با وجود غلبه و تسلط تامه در اظهار اشعار دین اسلام نماز روزه حج و زکوٰة منع نمی کنند و هیچ گونه خارج در اشاعت مسایل دینیه
قرآن و حدیث و وعظ و تذکیر نمی شوند چنانچه هر کس در اظهار معتقدات خود در سلطنت ایشان آزاد و مطلق العنان است و در بیان ثانی
الضمیر خود مجاز و فارغ البال چنانچه در سلطنت سرکار انگریزیه این معنی مشاهد و معاین هر کسی است پس تعامل همراه اینچنین کسان اگرچه
مخالف دین اسلام اند و همچنین همراه فرقه غیر اهل سنت از نوکری وغیره دو طرح دارد اول آنکه تعامل همراه ایشان متضمن امداد و اشاعت
دین ایشان باشد مثل بیع زنار از مشرکین هنود و نوکری مجوس در آتش افروزی و داد ستد هدیه و تحفه در ایام اعیاد دینیه و
مشارکت در این ایام با ایشان و همچنین مشارکت و مجالست با شیعه و خوارج در مجالس سب و تبرا صحابه و اهل بیت و ماتم بدعیه
اهتمام در امور تعزیه وغیره از امور بدعیه مرسومه جهلا و قس علی هذا پس ازین قسم تعامل همراه ایشان ممنوع است قال الله تعالی
واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره وامّا ینسینک الشیطن
فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ۝ وقال الله تعالی وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم
آیات الله یکفر بها ویستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره انکم اذا مثلهم
ان الله جامع المنفقین والکفرین فی جهنم جمیعاً الآیة حاصل ترجمه این دو آیه آنکه وقتیکه کفار مشرکین مستهزئین
آیات الله مشغول شوند مجالست بایشان نباید کرد و در صورت نشسته ماندن حکم ایشان پیدا کردن است و در وقت برابر شدن

عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربو وموكله وكاتبه وشاهديه رواه مسلم بخاری
از ابی جحیفه روایت میکند نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب و ثمن الدم ونهی الواشمة وآکل الربو
وموکل الربو ولعن المصور وعن انس رض لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الخمر عشرة عاصرها
ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبایعها وآکل ثمنها والمشتری لها والمشتراة
الترمذی وابن ماجه قال الترمذی هذا حدیث غریب عن حدیث انس ویروی نحو هذا عن ابن عباس
رض وابن مسعود وابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم ودارمی از جابر روایت میکند که قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من کان یومن بالله والیوم الاخر فلا یقعد علی مائدة یشرب علیها الخمر وعن
ابن عمر رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله الخمر وشاربها وساقیها وبایعها ومبتاعها
وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة الیه رواه ابوداود وابن ماجه مشکوة ازین آیات واحادیث مذکوره صراحة
معلوم شد که چنانچه ارتکاب محرمات ممنوع است همچنان اعانت هرگونه ومداخلت ومشارکت در آن نیز ممنوع است وازین متفرع میشود که نوکر
واجیر شدن در بنا معبد کفار وکنائس یهود وبیعه نصاری وگنبد برقبور ودر دوغانی خمر واجرت ونوکری در اجرای احکام خلاف ما نزل
به القرآن والفصال مقدمات نه برطبق ماورد بها الشرع وبیع وشرے کتب دینیه اهل شرک وبدعت که ترویج شرک وبدعت ازان
متصور است وغیره ذلک ممنوع است ومخذ در خلاصه آنکه در چیزیکه امداد واعانت وترویج امور بدعیه وشرکیه محرمه صریح بالفعل درآن
متصور است ممانعت نوکری واجرت ومداخلت هرگونه درآن ازین احادیث وآیات مستنبط میشود دویم آنکه تعامل همراه ایشان منحصر
همچگونه امداد دین باطله ایشان نباشد مثل نوکری مدارس وبناء مساکن وخانها وصفای راه ها واخذ قطاع طریق وتنبیه زندان و
بدمعاشان وقمار بازان دگره بر دیهره وچوکی وافتاء وقضاء مطابق شرع والفصال مقدمات موافق ماورد بها الشرع وکالت
مابین امیرین درمعاملات مرجوعه مشروعه مباحه وغیر ذلک بلاشبه جایز است ومشروع وحضرت مولانا شاه عبدالعزیز محدث دهلوی
درجواب سوال شاه بخارا دراین مسئله قریب بامثل این که نوشته ایم ارتداد فرموده اند قال الله تعالی لاینهکم الله عن
الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم وتقسطوا الیهم ان الله یحب
المقسطین انما ینهکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی
اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم منکم فاولئک هم الظلمون - اما از روایات کتب معتبره حنفیه چنین
مستفاد میشود که تعامل با کفار مشرکین وغیرهم اگرچه متضمن امداد واعانت معصیت باشد جایز است در کنز دقایق مینویسد که بیع شیره انگور نزد
شراب ساز واجاره دادن خانه را بمجوس برای آتشکده که معبد مجوسیان است یا بیهود ونصاری برای کنیسه وبیعه یا بفروختن خمر
وبرداشتن خمر ذمی باجرت جایز است هکذا فی الدر المختار ومیگویند که معصیت بعین این اشیاء قائم نیست بلکه معصیت بفاعل که مختار است
قایم میشود پس نسبت معصیت از بائع واجیر منقطع است پس زینهار در باب خطر واباحت است که بیع کنیسک نزد آنکس که بدر می آید وبیع

غلام امرد نزد لوطی جایز ہست باوجود علم بافعال قبیحہ او وبعضے از علماء حنفیہ دراین دو مسئلہ مثل صاحب درالمختار وخانیہ مختلف اند وبجواز
تطبیق وتوفیق بکراہت تنزیہی ولاباس بہ متفق اند ودرخانیہ نوشتہ کہ اجرت دادن نفس خود برای تعمیر کنیسہ لاباس ہست ودرزاد
نوشتہ اجرت دادن نفس خود برای چرانیدن خنازیر جایز ہست واجرت حلال طیب ہست ودرمحیط آوردہ کہ مکروہ نیست بیع زنانیز
نصاری کل ذالک ملتقط من الشامی دربجای عبارت مستخلص شرح کنز دقایق نوشتہ میشود والذی ذکرہ فی المتن قول ابی حنیفہ
وعندہما لاینبغی للمسلم ان یؤجر نفسہ من ذلک لانہ اعانۃ علی المعصیۃ وبہ قالت الثلاثۃ ولہ ان الاجارۃ وقعت علی منفعۃ البیت ولہذا
یجب الاجر بمجرد التسلیم ولا معصیۃ فیہ وانما یفعل المستاجر وہو مختار فیہ فقطع نسبتہ منہ فصار کبیع الجاریۃ ممن لایستبرئہا او
یاتیہا فی دبرہا وبیع الغلام من اللوطی ہکذا فی زیلعی وعینی وکفایہ ونہایہ قال فی النہر وہو صریح فی جواز البیع من اللوطی ودرفتاوی
عالمگیری ہست لاباس ببیع الجاریۃ ممن لایستبرئہا او یاتیہا من غیر الماتی اہ کذا فی خزانۃ الفتاوی وصاحبیہ وائمہ ثلاثہ دراین مسئلہ
باوحنیفہ مختلف اند ومیگویند کہ این ہمہ بمقابل اعانت برمعصیت ہست ورراقم میگوید کہ حق ہمین ہست کما مر اولاً من الایات والاحادیث
باقی ماند اینکہ عالمیکہ درترویج حدیث وقرآن مشغول باشد ووجہ کفاف ندارد اورا تعلق نوکری کردن وگذاشتن شغل تعلیم وتعلم ازو
جایز ہست یا نی حق درین ہست کہ اگر بوجہ من الوجوہ اورا کفافی مایحتاج الیہ ومالابد منہ حاصل نیست اورا نوکری علی نحو ما ذکر ناجایز ہست
چہ درین صورت ضروری دردین بنفس خودش وبخلق اللہ زیادہ تر ہست از منفعتیکہ از تعلیم وتعلم حاصل میشود کہ بظاہر ہست
کہ ہرگاہ وجہ کفاف موقوف برعوام ہست رعایت عوام اورا ازواجبات میشود درین صورت بتاویلات نصوص وتسویلات
دلائل مشہورہ برعایت عوام اورا ضرورت مرتفع پس ضرر نفس وضرر خلق اللہ دردین پیدا میشود وبرای پیدا کردن معاش
وکفاف مایحتاج الیہ خود چندان احتیاج می افتد کہ حفظ ایمان برو مشکل میشود وظاہرا اینچنین علماء درنظر فاق اہل دنیا اندرون
حقیر تر میباشند پس بہر حال اورا تعلق بہتر ہست وباید کہ درتعلق حتی الوسع تعلم دین از دست نگذارد کہ اجلہ علماء دین از صحابہ
وتابعین ومن بعد ہم عمل نوکری از سلاطین اسلام عادل وجابر اختیار کردہ اند واز تعلم وتعلیم دین معطل نماندند کمالا یخفی
امام مالک رحمہ اللہ ہارون رشید کمال تعرب بود وامام ابو یوسف عہدہ قضا داشت وقس علی ہذا واگر اورا مایحتاج کفافی حاصل
ہست وبصبر معاشرت میتواند نمود پس این مرتبہ بالاتر ہست واورا ترک تعلق ونوکری بہتر ہست احوال امام ابوحنیفہ

ونوعی درین امر معروف ہست ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدرا فقط

این ہست کہ ابوعبد اللہ قصوری ببذل جہد مقدور خویش نوشتہ دہر کہ ازین بہتر بیارد

پس لایق اتباع ہست ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا

بتاریخ ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ ہجری تحریر یافت

تمت

ترجمہ فارسی اخبار دارالخلافت نام قسطنطنیہ

ہند مین امداد روم کا چندہ

صاحب اخبار دارالخلافت نے اسطرح پہ تحریر فرمایا ہی کہ حق سبحانہ وتعالی فرقہ ناجیہ اسلامیہ کی روز بروز تائید اور ترقی فرماوے بمقتضای اتباع اعظم ارکان اہل اسلام اور نقطہ اجتماع امن وامان یعنے کلمہ علیاے توحید کے رعایت کرتے ہوے مسلمانان ہندوستان نے براہ حمیت مذہبی وقومی ہمدردی کے مجروحان وبیماران لشکر عثمانیہ اور بیوگان ویتیمان شہدای مجاہدین کی پرورش واعانت کیواسطے بحکم جناب خلیفہ سبحانی کے بجہۃ تادیب وتنبیہ ان ظالم باغیون کے روانہ ہوئے جنہون نے موریلخ کے مانند بقصد شقاوت وبغاوت ہرجانب واطراف سے ہجوم کرکے جان ومال مین تابعداران حضرت ظل الہی کے دست خسارت دراز کیا ہی اب بھی ۱۷ ہزار ۸ سو ۵۲ روپے ۱۵ آنہ ۳ پائی بتوسط شہبندر خانہ دولت علیہ مقیم بمبی اسطرح روانہ کئے ہین جیسا کہ سابق مین بھی رقم چندہ وصول کرکے دے بھیجے تھے۔ مبلغ بالا مذکور مع فہرست ناموہای چندہ دہندگان اور تعداد زر جو اس نیک کام مین شریک ہوے ہین بوساطت شہبندر موصوف قسطنطنیہ مین مجلس اعانۂ حربیہ کے وصول ہوا اور ہمکو یہہ بتحقیق خبر پہونچی کہ یہہ نیک کام جناب خلافت پناہی ظل الہی کی بڑی خوشنودی کا باعث ہوا خصوصًا وہ دو روپیہ بہت خوشی کا باعث ہوا جو ایک پاکدامن بی بی نے محنت ومزدوری سے پیدا کرکے امداد روم مین روانہ کئے اور اس دو روپیہ نے اپنی عجیب تاثیر عظیم بتلائی۔ اور بہس مقدمہ مین صدارت عظمی کے طرف سے ایک سپاسنامہ بخط تحریر ہوکر روانہ کیا جاویگا حتی کہ بوساطت دیگر اخبارات کے جو مختلف زبانون کے طبع ہوتے ہین ہر ہر جانب اور مقام مین یہہ حال فرح فال تمام خلایق جہان پر آشکارا اور مشہور کیا جاویگا۔

جل جلالہ اس دو روپیہ کی اسقدر عزت وبزرگی کی ہے کہ جناب باریتعالی کے پاس مقبول ومنظور ہوگیا ہی جو بادشاہ روے زمین کے دل مین تاثیر عظیم کا سبب ہوا

اخیر تار برقیات

نمبر ۶ باطوم مین فوج سلطانیہ کی فتحیابی

قسطنطنیہ ۱۳-۱۲-مے۔ ترک کی سرکاری مراسلات سے ظاہر ہوا کہ ۱۱ دین ماہ حال کو فوج روسیہ نے ناکامیابی کے ساتھ ترکیون کے مورچون پر جو باطوم کے قریب تار تھے حملہ کیا اس جنگ مین روسیون کو نقصان عظیم کے ساتھ شکست ہوکر ترکیون کو فتح ونصرت حاصل ہوئی اس معرکہ مین روسیہ کیطرف چار ہزار سپاہ کام آے گئے۔

شمس الاخبار مدراس

ایک جنگی جہاز ترکیہ کا ڈوبنا

لندن ۱۳-۱۲-مے۔ اخبر کوالیف سے ظاہر ہوتا ہی کہ دریاے ڈانیوب کی طول مین توپون کی جنگ جاری ہی اپریلو مین روسی توپخانہ نے ترکی جنگی جہاز کو آزادیکر ڈبو دیا جس مین ۲۰۰ آدمی تھے۔